رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک فضل کی تغذادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفت وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر ایم قاسم علی

جلد ۱ یوم پنجشنبہ - مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء نمبر ۲

دار الامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ۱۰ جنوری جمعہ کے دن ساڑھے گیارہ بجے پھیرو چیچی سے بسواری اسپ تشریف آئے۔ اور حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور عصر کے بعد واپس پھیرو چیچی تشریف لیگئے۔ ۱۱ جنوری کو عشار کے بعد قریباً دس بجے دارالامان میں تشریف لائے۔ حضور کی صحت میں اب بفضلہٖ نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ حضور نے ۱۲ جنوری دوپہر چالیس احباب کو اپنے مکان پر دعوت طعام کا افتخار بخشا۔

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالوی نہیں ہیں کا فخر حاصل رہا اور قابل رشک خدمات ادا کیں ۱۳ جنوری پٹیالہ تشریف لیگئے

۲۔ میاں دین محمد عرف بگا خادم جو قادیان آنیوالے احمدی جانتے پہچانتے ہیں۔ ایک لمبی علالت کے بعد ۱۲ جنوری کو فوت ہو گیا۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے ؛

(۳) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کا پیڈ سکرٹری مقرر کیا گیا۔ خدا مبارک کرے۔

احمدیہ ڈائرکٹری

اسکے متعلق احباب کی خدمت میں پھر تاکیداً عرض ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اسماء گرامی اس ڈائرکٹری میں درج کرنے کے واسطے دفتر فاروق میں ارسال کریں۔ اور ہر فیس اندراج نام ساتھ بھیجدیں۔ اس فیس میں نام بھی درج ہو جائیگا۔ اور کتاب مذکور بھی مفت ملیگی۔ مفید اور نفع کا سودا ہے۔ ہاتھوں ہاتھ لے لو۔ مندرجہ ذیل اُمور لکھکر معہ فیس ارسال کریں۔

پورا نام۔ مفصل پتہ معہ ڈاک خانہ و ضلع
کس ماہ یا سن میں بیعت کی۔ بیعت کر کے مسیح موعود کو دیکھا یا نہیں؟
اسوقت کیا کام کرتے ہیں۔ خواندہ یا ناخواندہ۔ اگر خواندہ ہیں تو دینی یا دنیوی تعلیم کیا ہے۔ کن احمدی اخبارات کے خریدار ہیں۔

ہر ایک احمدی دوست اس ڈائرکٹری کی تکمیل میں کوشش کرکے نام موصیں بھیجے ؛

ایک نادر تحفہ

مسیح موعود کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً پینتیس چھتیس سال پیشتر ایک تبلیغی اشتہار شائع فرمایا تھا۔ جس کا نام "اشتہار بغرض تبلیغ و انذار" ہے۔ اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے اُن بدعات و رسومات خلاف اسلام سے تمام زن و مرد کو ڈرایا تھا۔ جو کہ عام طور پر شادی بیاہ و موت فوت کے موقع پر مسلمانوں میں رائج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

-اور اب تک ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس اشتہار کی پیشانی پر یہ ہدایت تحریر فرمائی ہے کہ:-

"جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہونچے۔ اس پر یہ فرض ہے۔ کہ گھر میں جاکر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دے۔ اور ذہن نشین کرادے۔ اور جو عورت خواندہ ہو۔ اس پر بھی لازم ہے۔ کہ ایسا ہی کرے"

چونکہ حضرت جری اللہ علیہ السلام کا یہ ارشاد تھا۔ کہ اس اشتہار کو گھر گھر پہنچا دیا جاوے۔ اور تمام گھروں میں اس تبلیغ کو سنا کر ذہن نشین کرا دیا جائے۔ بنا بریں ہم نے اسکو علیحدہ خوبصورت۔ جیبی سائز۔ عمدہ رنگ دار کاغذ پر طبع کرایا۔ تاکہ احمدی خواندہ ناخواندہ زن و مرد کو اپنے آقا اور مرشد مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تبلیغ جس کو عورتوں اور مردوں کثرت سے پہنچانا چاہتے تھے پہنچ جائے۔ اور اسکے ساتھ ہی حضور علیہ السلام کا وہ اشتہار جس کو آج بیس سال ہوتے ہیں۔ آپنے جماعت کے لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کے متعلق تجویز فرما کر شائع فرمایا تھا۔ شامل کر دیا ہے۔ جس کا نام "اپنی جماعت کے لئے ایک ضروری اشتہار" ہے۔ اسطرح خدا کے فضل سے ہم نے تبلیغ کو ایک جا جمع کر کے اپنے احمدی احباب کے لئے ایک تحفہ نایاب تیار کر دیا ہے۔ اب ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ تمام احمدی گھروں میں پہنچا دیں اس خوبصورت خوشنما زیبٹ کا نام جس نے "مسیح موعود کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام" رکھا ہے۔ اور قیمت نہایت قلیل جو لاگت کے قریب ہے۔ ہر فی نسخہ رکھی ہے۔ اور دس کاپی کے خریدار کے واسطے صرف ایکروپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ صاحب وسعت احمدی احباب کثرت سے اسکو منگا کر اپنے غریب احمدی بھائیوں کو مفت تقسیم کر کے ثواب عظیم حاصل کریں۔ جو صاحب ایک نسخہ منگانا چاہیں وہ صرف ۲۰ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ اور اس سے زائد قیمت ویلیو پی ارسال ہونگی۔ صرف چار ہونے چھپائے گئے۔ جلد طلب کریں۔ مینجر فاروق بک ایکلینبی قادیان

مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محل لکھنوی کی تقریر

مولوی عبدالباری صاحب (جو مذہبی زندگی سے زیادہ سیاسیات میں دخل کے لئے مشہور ہے) نے انجمن علماء بنگالہ کے سالانہ جلسہ میں ایک تقریر فرمائی ہے۔ جو ہمدم میں باقساط چھپ رہی ہے اس تقریر میں بہت سی احادیث کی نقل کے بعد ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے۔ اور فتنے پر فتنے اٹھ رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی حالت زار ہو رہی ہے۔ اسکے بعد آپ فرماتے ہیں:-

"مگر ان سب باتوں کے بعد یاد رکھو۔ اور اپنے دشمنوں کو آگاہ کر دو کہ مسلمانوں کو کوئی ہلاک نہیں کر سکتا۔ چاہے کچھ بھی ہو۔ چاہے اور کوئی بھی حالت زبون پہنچ جائے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ لن تھلك أمة انا فی اولها وعیسی بن مریم فی اخرها والمهدی فی وسطها۔ ہرگز وہ امت ہلاک نہ ہوگی جس کی ابتدا ذات برکات سے۔ اور انتہا پر عیسیٰ بن مریم۔ اور درمیان میں مہدی ہونگے ✕✕✕✕ مجھے یقین ہے۔ اور میرا یہ ایمان ہے کہ ایک نہ ایک دن قبل اس زمانہ آخر کے جو امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کا ہے۔ ہم بے دست و پا مسلمان اپنے قادر توانا رب ذوالجلال کے ادنیٰ فضل کے اشارے سے ترقی دنیاوی میں معراج کمال تک پہنچ جائینگے۔ اب جبکہ تمام ذرائع و وسائل ظاہری منقطع ہو گئے ہیں۔ اس قادر مطلق پر ہمارا بھروسہ و اعتماد ہے۔ ضروری ہماری تقویت کا باعث ہوگا"

گویا مولوی عبدالباری صاحب نے اس تمام حالت زار کا علاج حضرت مہدی و عیسیٰ بن مریم کا وجود باجود قرار دیا ہے۔ تو کیا ہم مولوی صاحب موصوف اور انکے ہمخیالوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جب حالت انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ تو پھر وہ امام مہدی کس غار میں ہے۔ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کیوں نازل نہیں ہوتے۔ پس ازاں کہ من نامم بگوش خواہی آمد۔ کیا جو حدیث آپنے نقل کی ہے وہ یہ نہیں بتاتی۔ کہ مہدی وسط میں ہوتا ہے اور آخری زمانے میں۔ اگر کوئی ہادی و مہدی ہو سکتا ہے۔ تو ایک ہی جس کا نام ابن مریم ہے۔ اور حدیث لا مهدی الا عیسیٰ بن مریم۔ اس کی موید ہے۔ اور امت محمدیہ کے جو فضائل آپنے گنائے ہیں۔ اور جو عقیدت سیدنا خاتم النبیین سے ظاہر کی ہے۔ اور جو شان ان کی جتائی ہے۔ وہ اس کی مقتضی ہے کہ ہمارے مرضوں کا طبیب اسی امت محمدیہ کا ایک فرد چاہیئے۔ جیسا کہ آیت استخلاف کا لفظ منکم اور حدیث کا امامکم منکم بتا رہا ہے سو میں بشارت دیتا ہوں۔ کہ وہ مہدی وہ مسیحا آچکا۔ اور یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد کے وجود میں پوری ہو چکی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اب لوگ اس پر ایمان لائیں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں۔ اور ان تمام مصائب سے نجات پائیں۔ جو آپکے لئے سوہان روح ہو رہی ہیں۔ سنو! اس مسیحا نے ایک جماعت بھی قائم کر دی۔ جو آپ کی آرزو کے مطابق کام کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ان حالات میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو دین میں کوشاں رہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ یعنی اشاعت اسلام۔ اب مولوی عبدالباری صاحب ہی بتائیں کہ تمام فرقہائے اسلام میں سے وہ کونسی جماعت ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کر کے ہر وقت اشاعت اسلام اپنا مقصد رکھتی ہے۔ اور انگلستان میں بھی سب سے پہلے تبلیغ سلام کر کے اپنا مشن قائم کر چکی ہے۔ کیا یہ نشانات آپکو نہیں بتاتے۔ کہ امام مہدی عیسیٰ بن مریم آچکا۔ اور وہ ایک جماعت بھی قائم کر گیا آپ ابھی تک اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس انتظار کا اب کچھ فائدہ نہیں جیسا کہ آگے ایک قوم کو فائدہ نہ دیا

(اکمل)

درخواست دعا۔ مکرم مولا محمد امین صاحب نورالائی سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انکی اہلیہ صاحبہ علیل ہیں۔ احباب نہایت درد دل سے مولوی صاحب موصوف کی اہلیہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرماویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۱۶ جنوری ۱۹۱۹ء

بلعم ثانی اور مسیح قادیانی

(نمبر ۲)

گذشتہ پرچہ فاروق میں ہم نے یہ دکھایا تھا کہ جماعت علماء دیوبند جو اپنے دنیاوی حریفوں کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لئے مباہلہ کا چیلنج دیتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی نزاع کے فیصلہ کا آخری طریق مباہلہ ہے۔ اور وہ علماء دیوبند کے نزدیک جائز ہے۔ اسلئے ہمارے محترم بھائی قاضی اکمل صاحب نے بذریعہ اخبار الفضل علماء دیوبند سے عرض کیا تھا۔ کہ آپ لوگ جبکہ دنیاوی جھگڑوں میں مباہلہ کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ تو کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو دینی تنازعہ ہمارے آپکے درمیان ہے اور جسپر نجات اُخروی کا مدار ہے۔ مباہلہ نہیں کرتے۔ اسکے جواب میں علماء دیوبند کو تو سانپ سونگھ گیا۔ صدائے برنخاست کا معاملہ ہوا۔ اور یہ اس لئے ہوا۔ کہ ان کے مقتدا و پیشوا رشید احمد گنگوہی کو بھی مسیح موعود کے چیلنج مباہلہ کو قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ اس کو خدا کی قسم بھی دلائی گئی کہ وہ ضرور مباہلہ کریں۔ جیساکہ انجام آتھم کے صفحہ ۴۵ والے اشتہار مباہلہ کو ہم نے نقل کرکے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی گدی نشین یا مولوی باوجود قسمیں دلانے کے میدان مباہلہ میں مسیح موعود کے مقابلہ میں نہ نکلا۔ تو پھر بھلا ان پسماندگان کا کیا حوصلہ تھا کہ دعوت اکمل کو قبول کرکے اپنی ایمانی و اسلامی قوت کی پردہ دری کراتے۔ غرضیکہ اور سے تو کسی نے چون تک نہیں کی۔ مگر بقول مشہور

بین کو دا کودی گون

کسی مجہول الجمن ہدایت الرشید نام کے نامعلوم الاسم مبلغ سہارنپور نے اپنی یہودیت کا نمونہ بذریعہ ایک اشتہار کے دکھایا۔ اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر خدا کے نبی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی شکستیں کھکر یہود بے بہبود کی روح کو خوش فرمایا۔ اب ہم مجہول مشتہر کی ہرزہ درائی پر اجمالی نظر کرتے ہیں۔ مفصل جوابات ان تمام ہذیانات کے ہمارے رسالوں اور کتابوں اور اخباروں میں نہ ایکبار بلکہ بارہا دئے جا چکے ہیں مشتہر بزدل نے اپنی مجہولیت کا اپنا نام نہ ظاہر کرنے سے کامل ثبوت دیدیا ہے۔ اسلئے ہم ایسے مستور الحال برقعہ پوش کو کیا خطاب کریں۔ جو سامنے آنے سے ہی جی چُراتا اور نام چھپاتا ہے۔ محض عوام کی آگاہی کے لئے مختصر سا جواب اشتہار کے مزخرفات کا یہاں دیتے ہیں۔ ناظرین غور سے ملاحظہ کریں۔ اور سلسلہ جواب کو اسطرح شروع کرتے ہیں کہ پہلے مشتہر مستور کا اعتراض

مجہول مکذب کی سرخی سے اور اپنا جواب **مشہور مصدق** کے نام سے لکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق ٭

مجہول مکذب "آپ کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مقابلہ کی ہر دولت کس نتیجہ پر پہونچے؟ آیئے ہم آپ کو مرزا صاحب کی شکستوں کا کچھ نمونہ دکھلائیں۔

مرزا صاحب کی پہلی شکست - جبکہ مرزا صاحب نے کمال بے باکی کے ساتھ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے مقابلہ میں یہ مضمون شائع کیا کہ :-

"میں سلامتی کا شہزادہ ہوں۔ مجھ پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ بلکہ خود عبدالحکیم خان میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائے گا ایسا کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبدالحکیم کی پیشینگوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں"

تو اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا صاحب ذلت اور لعنت کی موت سے

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی پیشگوئی کی میعاد میں آپ مقابلہ کی بدولت دنیا سے چل بسے یا نہیں؟ انتہی بمتفاوت۔

مشہور مصدق - ناظرین! ذرا اس کودن مجہول کی وہ عبارت جو جلی ہے۔ خوب یاد رکھیں۔ کیونکہ یہ اس اسے مرتد ڈاکٹر کی قے چاٹ کرا گئی ہے۔ ورنہ اس کذاب زبردنعا کو اتنا ہی علم نہیں کہ اس کا ممدوح مرتد اپنی شیطنت کی بدولت دونوں جہان میں روسیاہ اور کذاب اکبر ثابت ہو چکا ہے۔ اور خدا کا برگزیدہ مسیح موعود صادق قرار دیا گیا ہے۔ سہارنپوری پردہ نشین خدا کے مرسل کی پہلی شکست یہ قرار دیتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے عبدالحکیم مرتد کے مقابلہ میں ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو یہ لکھا تھا کہ "عبدالحکیم خان میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائیگا" مگر اسکے خلاف خود مرزا صاحب لعنت اور ذلت کی موت سے عبدالحکیم خان کی پیشگوئی کی میعاد میں فوت ہو گئے"

چونکہ مستور مشتہر نے اس میں جھوٹ کی نجاست سے اپنا پیٹ بھرا ہے۔ اسلئے ہم اسکے اس افترا اور یاوہ گوئی کی اصل حقیقت ذرا تفصیل سے دنیا کے سامنے پیش کرکے سہارنپوری کا کذاب اور یہودی صفت ہونا بیان کرتے ہیں :-

مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اپنی وفات کی خبر بذریعہ رسالہ الوصیت شائع کی۔ اور کثرت سے اس رسالہ کو اپنوں بیگانوں میں تقسیم کیا۔ اور اس میں کھول کر تصریح کے ساتھ بتا دیا کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے۔ چنانچہ حضور کے الفاظ یہ ہیں :-

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں انکی وحی اسقدر تواتر سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔

سو پہلے میں اس مقدس وحی کے اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے یہ تحریک پیدا کی۔ اور وہ یہ ہے۔ جو عربی زبان میں ہوئی۔ قرب اجلك المقدر ..... قل میعادی تبالہ ..... جاء وقتك قرب ما توعدون۔ تیری اجل مقدر قریب آگئی ہے تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور جو وعدہ کیا گیا۔ وہ قریب ہے ..... پھر بعد اسکے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔" (الوصیت صفحہ ۳)

یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات کے متعلق دسمبر ۱۹۰۵ء میں شائع فرمائی۔ اور اسی پر بس نہیں ہوئی۔ بلکہ رسالہ الوصیت کے شائع ہونے کے اول اور بعد بھی متواتر ایسے الہامات کا سلسلہ جاری رہا۔ جس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ اب یہ پاک جو دیر مسیح موعود کا جلد ہم سے جدا ہونیوالا ہے۔ اُن الہامات و رؤیا میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

حضور نے اکتوبر ۱۹۰۵ء میں رؤیا دیکھا۔ جو اہنی منوں[1] شائع ہو گیا۔ اس سے معلوم ہو گیا تھا کہ حضور کے ایام حیات دو تین سال ہی باقی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ وہ رؤیا یہ ہے:۔

(۱) "ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اسمیں رہ گیا ہے مگر بہت مصفّٰی اور مقطّر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ آب زندگی۔" (رویا ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء)

چنانچہ اس رؤیا کے ڈھائی سال بعد حضور کا وصال ہوا

پھر ۲۰۔ فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا کہ:۔

(۲) افسوسناک خبر آئی۔ اور انتقال ذہن لاہور کیطرف ہوا"

اس کے مطابق حضور کی وفات لاہور میں ہوئی۔ اور وہاں سے ہی افسوسناک خبر آئی۔

پھر ۲ر مارچ ۱۹۰۷ء کو اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ کے لئے حضور کو الہام ہوئے کہ:۔

(۳) ہے تو بہاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔ اعجبتم ان تموتوا۔

ان کی نعش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

ٹھیک ان الہامات کے مطابق ہوا کہ اہل بیت مسیح موعودؑ کے لئے یہ واقعی ایک بھاری امتحان تھا۔ اور حضور کی نعش کو کفن میں لپیٹ کر قادیان لائے۔

پھر ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوئے:۔

(۴) "دجام کہ وقت تو نزدیک رسید" "ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق اللہ خیر ابقی" "خوشیاں منائینگے۔ وقت رسید"

یہ تمام الہامات و خوابات اپنے مفہوم سے صاف طور پر بتا رہے ہیں کہ دسمبر ۱۹۰۵ء سے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے لئے صرف دو ڈھائی سال رہ گئے ہیں اور حضور کا جلد وصال ہونیوالا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ان الہامات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضور کی وفات قادیان سے باہر ہوگی۔ اور کفن میں لپیٹ کر نعش لائی جائیگی۔ اور ستائیس تاریخ سے اس واقعہ کا کچھ تعلق ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کا وصال مطابق الہامات الٰہی و فرمودہ مسیحائی قادیان سے باہر خبر وفات شائع کرنے کے پورے ڈھائی سال بعد[2] مطابق الہام "آب زندگی" اور ۲۷ر مئی کو حضور منبرہ بہشتی میں حسب پیشگوئی "ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق" دفن کئے گئے۔ صلے اللہ علیہ وسلم

اب کون جاہل انسان ہوگا۔ جو ان الہامات کو اور رسالہ الوصیت کو جو محض الٰہی الہامات کی بنا پر اپنی وفات کے متعلق شائع کیا گیا تھا۔ پڑھنے کے بعد مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کی بڑ کا نتیجہ بتا کر مثل یہود یہ دعوے کرنے لگے کہ انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ۔

مرتد ڈاکٹر

آؤ اب ہم عبدالحکیم شاگرد شیطان الرجیم کا قصہ آپ کو سنائیں۔ ڈاکٹر مذکور کے دل پر شروع ۱۹۰۶ء میں شیطان نے اپنا پورا سکہ جما لیا۔ اور اس کو بعثم ثانی بمقابلہ موسیٰ قادیانی بننے کا سبق پڑھا لیا تو پہلے اس کو یہ قاعدہ سنجدی پڑھایا کہ اس سے حضرت اقدس مرسل ربانی مسیح قادیانی کے حضور میں ایک گستاخانہ خط لکھوایا۔ جو شیطان کی پہلی مشق تھی۔ اور اس خط میں شیطانی اسکیم بنا کر خدا کے مامور کو اسکے مطابق عملدرآمد کی تاکید کی۔ اور ساتھ ہی لکھدیا کہ:۔

(الف) تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان لانے کو یا مسیح پر۔ اگر کہیں (خدا نے قرآن میں) کہا ہو۔ تو وہ آیت بتلائی ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا کہ تمام دنیا میں جسقدر موحد۔ خدا پرست اور نیک بندے ہیں۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ جب تک مجھ پر ایمان نہ لائیں۔"

(ذکر الحکیم ص۴ حاشیہ ص۱)

(ب) یہودی۔ عیسائی وغیرہ جو نقص علم یا نقص فہم کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں۔ وہ سب نجات یافتہ ہیں۔" (ذکر الحکیم حاشیہ ص۱۵)

جب یہ باطل عقائد اور خلاف قرآن و حدیث خیالات ڈاکٹر مردود کے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حضور پہونچے۔ تو حضور نے جواباً اس کو لکھا کہ:۔

"خان صاحب! آپ کا خط مجھے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط سے صرف یہی معلوم نہیں ہوا۔ کہ آپ ہمارے سلسلہ سے خارج ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین اسلام سے بھی منہ پھیر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص جو یہود اور نصاریٰ اور دوسری قوموں سے اللہ پر ایمان لائے۔ اور اپنے طور پر نیک عمل کرے۔ تو نجات پانے کے لئے یہی عمل اس کے لئے کافی ہے۔"

(ذکر الحکیم ص۸)

---

[1] ٹنڈ اُس مٹی کے برتن کا نام ہے۔ جو رہٹ کے ذریعہ کنوئیں سے پانی کھینچنے کے لئے کسان پنجاب میں استعمال کرتے ہیں اُسے ٹنڈ کہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحکیم خان نے اس جواب کو پاکر اور شوخی دکھلائی اور خدا کے برگزیدہ مامور من اللہ کے لئے گستاخانہ لہجہ اختیار کرتا گیا۔ اور لکھا کہ :-

(ج) (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ جو یہود و نصاریٰ خدا پرست اور نیک چلن ہیں۔ اگر مجھ کو نہیں مانینگے تو نجات نہیں پائینگے"

(حاشیہ ذکر الحکیم صفحہ)

(د) اسمیں کوئی کلام نہیں کہ اتباع محمدی نجات کا آسان رستہ ہے۔ مگر یہ نہیں کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت و مغفرت ایک انسان (محمد صلعم) کے ہی تابع ہو گئے"

ذکر الحکیم حاشیہ صفحہ ۱۶

جسوقت اس حد تک پٹیالوی ڈاکٹر کا ارتداد پہنچ گیا۔ تو ۲۰ر مئی ۱۹۰۶ء کو خدا کے رسول مسیح موعود علیہ السلام نے بدر و الحکم اخبارات کے ذریعہ عبدالحکیم خان کے اخراج از جماعت کا یہ اعلان کر دیا کہ :-

"میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ (عبدالحکیم) سے بکلی قطع تعلق کریں۔ اسکے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں"

(ذکر الحکیم صفحہ ۳۹)

جس وقت ڈاکٹر کو اس اعلان کی اطلاع ملی۔ اور اخبارات سلسلہ میں اس نے پڑھ لیا۔ تو ایک دم غل در آتش ہو گیا۔ اور اب اسکے مرشد و راہنما شیطان الرجیم کو عبدالحکیم ایسا فرمانبردار روحانی فرزند شاگرد خبیث ہتے چڑھ گیا۔ کہ جسکے ذریعہ وہ اپنا مقصود حاصل کر سکے۔ اور اس بدباطن روحانی فرزند کے دماغ میں یہ بٹھا دیا۔ کہ تو بھی ملہم ہے۔ دیکھ میں تجھے کیسے کیسے الہام سکھاتا ہوں اب تو اس مرسل ربانی مسیح قادیانی کے مقابلہ میں بلعم ثانی بن جا۔ مگر یہ مرتبہ عالیہ تجھ کو اسوقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ تو اے میرے لخت جگر عبدالحکیم مسیح موعود کی تکذیب میں ناخنوں تک زور لگائے۔ کیونکہ یہی وہ شخص ہے جس کا آخری جنگ اس آخری زمانہ میں میرے ساتھ ہونے والا تھا۔ اور یہی مسیح میرا دشمن ہے۔ اب اے میرے نونہال عبدالحکیم تو میرا سہارا اور کمزوری کا آلہ ہے۔ بڑی محنت شاقہ کے بعد میں نے تجھے پایا ہے اور بڑے بڑے حیلے اور جتن میں نے تیرے واسطے کر کے تجھے حاصل کیا ہے۔ میں اول سے تیری فطرت ملعونہ کو اپنے مشن کے مطابق دیکھتا تھا۔ اور دنرات اسی تگ و دو میں رہتا تھا کہ تو کسی طرح میرے ہاتھ میں آجائے۔ بارے میری وہ آرزو پوری ہوئی اور میری مراد بر آئی۔ آ میں پہلے تیری بلائیں لوں اور پھر تجھے دیسے ہی خطابات بلکہ اس سے بڑھ کر القاب دوں۔ جو رحمٰن و رحیم نے اپنے مسیح کو آسمان سے دیئے ہیں۔ اب آسمانی دروازے تو تیرے لئے بند ہو گئے۔ مگر میں نے زمینی سارے سوراخ تیری خاطر کھول دیئے ہیں۔ جس سوراخ سے چاہے۔ زمین میں داخل ہو کر میرے خزائن سے مٹھی بھر بھر اپنا دامن پُر کر لے۔ عبدالحکیم نے اپنے حسب منشاء جسوقت شیطان الرجیم کو مادر مہربان سے بھی بڑھ کر عنایت فرما پایا۔ تو اسکو کہنے لگا کہ قبلہ حاجات آپ یہ بیجا فرما رہے ہیں۔ مگر میرا دل ڈرتا ہے کہ جس شخص کے مقابل آپ مجھے کھڑا کرنا چاہتے ہیں وہ ایک صادق راست باز انسان ہے۔ اور مرسل رحمان ہے۔ بیس سال تک میں نے اسکے دلائل سنے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تفسیر میں پُر زور حجت و برہان کے ساتھ اس کی صداقت کا ثبوت دنیا میں پیش کیا ہے۔ اور بڑے بڑے رویاء صالحہ و الہامات صحیحہ اس کی سچائی میں دیکھ چکا ہوں۔ جنکو ذکر الحکیم ماہ میں شائع بھی کر چکا ہوں۔ اب اس کا کیا علاج کروں۔ لوگ مجھے کیا کہینگے اور میری اس تکذیب کو اس تصدیق کے مقابلہ میں کیا سمجھینگے؟

عبدالحکیم کی اس آہ و بکا کو سنکر شیطان الرجیم نے کہا کہ اے میرے گھر کے چاند نے اور آنکھوں کے نور اس خوف کو تو دل سے کر دے دور اور کمربستہ ہو کر اٹھ کھڑا ہو۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں۔ کہ مسیح قادیانی نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنی وفات کے متعلق خداوند جلیل کے وہ سب الہامات شائع کر کے وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔ اور وہ الہامات الٰہیہ کسی طرح غلط نہیں ہو سکتے۔ انمیں کھلے الفاظ میں مسیح موعود کی وفات کا زمانہ بتلا دیا گیا ہے۔ جو صرف تین سال سے زیادہ نہیں ہے دیکھ تو سہی۔ "قرب اجلک المقدر۔ اور قل میعادربک" اور "بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں" اور "انی نعش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں" اور "وقت تو نزدیک رسید" اور "متائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق" وغیرہ الہامات اور "تین گھونٹ آب زندگی کے باقی رہ جانیوالا" خواب یہ سب کچھ معلوم ہو جانے کے بعد اب تیرے لئے ملہم بنکر اس کی وفات کی پیشگوئی کر دینا کونسی مشکل بات ہے۔ سب کچھ ہوا ہوا یا موجود ہے۔ ان الہامات اور رویائے صالحہ کی موجودگی میں جو مسیح موعود کی وفات پر معہ بقیہ میعاد زندگی کے صریح ناطق ہیں۔ تجھے کونسی دشواری ہے۔ کہ تو ڈرتا ہے۔ پیارے فرزند! تجھ کو تو یہ معلوم ہے اور تو نے لکھ بھی دیا ہے کہ :-

"میں ایک گنہگار اور بے عمل انسان ہوں۔ میرا دماغ الہامات اور خوابات کے لئے فطرتاً موزوں نہیں ہے ..... میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں خاص توجہ اور محنت کے ساتھ مشق کروں۔ تو مرزائی قادیانی سے سینکڑوں درجہ بڑھ جاؤں"

(کانا دجال صفحہ ۱۰)

پس اے میرے نور بصر! جبکہ مشق و توجہ سے تو بخیال و دعوے خود کانے دجال سے بڑھ سکتا ہے اور الہامات و رویاء کو کسبی اور مشق کا نتیجہ جانتا ہے۔ تو اس وقت سے بڑھ کر اور کونسا وقت تیرے لئے مشق و توجہ کا ہو گا۔ اور جبکہ تیرا دماغ الہامات و خوابات کے لئے موزوں ہے۔ تو ان کے سمجھنے کے لئے تو موزوں تر ہے۔ کیا تو مرزا کے رسالہ الوصیت اور الہامات بالا کو دیکھ کر اتنا کہ اتنا ہی نہیں سمجھا کہ اب مسیح قادیانی زیادہ سے زیادہ تین سال آئندہ رہے گا۔ ان الٰہی الہامات میں اس کی وفات کی صریح خبر موجود ہے۔ لہذا اٹھ اور مت ڈر۔ فوراً کہدے کہ مجھے مرزا کی موت کے متعلق الہام ہوا ہے۔

عبدالحکیم کو اپنے ناصح مشفق روحانی پدر کا یہ جملہ بہت پسند آیا۔ اور اس نے دوبارہ غور سے ان الہامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جنمیں وفات مسیح موعود کی خبر دیگئی تھی۔ پڑھا تو خوب جانا کہ یہ کو واقعی مرزا صاحب اب زیادہ سے زیادہ تین سال زندہ رہینگے۔ تو میں بھی کیوں نہ لکھ دوں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ مرزا تین سال میں فوت ہو جائے گا۔ اس کو دل نشین کر کے آخر کار شیطان کے فرمانبردار نے بڑی سوچ و فکر بعد غور کے بعد حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا کہ مرزا کے خلاف ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو مندرجہ ذیل الہامات ہوئے ہیں کہ :-

مرزا مسرف ہے۔ کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اسکی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔" (کانا دجال) ہیں یاوہ گوئی کا نام کانا دجال یا کوئی اس کا ہمزاد دجال مستور الحال سہارنپوری اگر پیشگوئی رکھتا ہے۔ تو اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اس بیحیا کو سوچنا چاہیئے۔ کہ مرزا صاحب علیہ السلام نے تو پہلے سے ہی دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنی وفات کی پیشگوئی کر دی تھی۔ اور لکھ دیا گیا تھا۔ کہ خدا کی متواتر وحی سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات قریب ہے۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ زندگی کے "بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔" اور مجھے دکھا دیا ہے کہ دو تین گھونٹ آب زندگی باقی رہ گیا ہے۔ یہ سب کچھ معلوم ہو جانے کے بعد اگر کانا دجال یا اس کا مخبال یہ لکھ کر شائع کرے کہ مرزا صاحب تین سال میں فوت ہو جائینگے۔ تو یہ اوس ہرزہ درا کذاب اکبر شیطان اصغر کی جالاکی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔ اے منصف مزاج لوگو! تم میں اگر خوف خدا ہے تو بتاؤ تو سہی کہ آیا مرزا صاحب نے اپنی وفات شائع کر کے دسمبر ۱۹۰۵ء میں یہ نہیں بتا دیا تھا کہ میری وفات کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے۔ اور یہ نہیں شائع کر دیا گیا تھا کہ "سائیں کو ایک واقعہ ہمارے متعلق" اور یہ نہیں لکھ دیا گیا تھا کہ "لاہور سے افسوسناک خبر آئی ہے۔" اور یہ نہیں لکھ دیا تھا کہ اے اہل بیت۔ "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔" اور یہ نہیں لکھ دیا تھا کہ "ان کی نعش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں" اور یہ نہیں سنا دیا تھا کہ "دو تین گھونٹ آب زندگی باقی رہ گیا ہے۔" اور یہ سب کچھ کانے دجال پٹیالوی بدخصال کی بیہودہ گوئی مشتہرہ ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے نہیں شائع ہو چکا تھا؟ اور مرتد مذکور نے کیا ان کو اپنی ہرزہ درائی سے قبل نہیں پڑھ لیا تھا۔ اس سارے استفسار کا جواب ایک ہی ہے کہ ہاں! ہاں!! بے شک یہ سب کچھ پہلے شائع ہو کر عبدالحکیم کے پاس پہونچ چکا تھا۔ پس جبکہ یہ بات ہے۔ تو پھر مرتد مذکور کا اسکے بعد یہ لکھنا کہ "مرزا تین سال میں ہلاک ہو جائے گا۔" شرارت اور بے حیائی اور بے ایمانی اور یاوہ سرائی و ہرزہ درائی نہیں تو کیا ہے؟

عبدالحکیم مرتد کا یہ لکھنا کہ "مرزا مسرف۔ کذاب۔ عیار ہے۔ اور صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اسکی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ محض شیطانی اغوا ہے۔ جس کی سب سے بڑی زبردست اور لاجواب دلیل جس کا جواب آج تک نہ مرتد مذکور سے نہ اسکے کسی مستور سے ہو سکا۔ اور نہ آئندہ ہو سکے۔ یہ ہے کہ شیطان اخرس نے اپنی یاوہ گوئی کے اصل الفاظ آج تک نہیں شائع کئے۔ جن الفاظ میں اسکے ملہم نے اس کو یہ اعلام کیا تھا۔ باوجودیکہ مسیح موعود نے یہ لکھا بھی کہ عبدالحکیم نے اصل الفاظ الہام کے جسمیں تین سال میعاد وفات بتائی گئی ہے نہیں لکھے۔ اس مطالبہ کو پورا کرنا ملہم شیطانی کا فرض اوّلین تھا۔ جس کو اس نے آج تک نہیں پورا کیا۔ اور نہ کر سکتا تھا کیونکہ خدا کی طرف سے تو الہام تھا ہی نہیں۔ وہ تو سرقہ تھا مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا۔ اسلئے اوس نے باوجود بار بار اس مزخرفات کو شائع کرنے کے اصل الفاظ نہ بتائے منصفین ذرا غور تو کریں کہ مرتد کے یہ الفاظ کہ مرزا کی موت کی "میعاد تین سال بتلائی گئی ہے" کیا یہ ظاہر نہیں کرتے۔ کہ وہ کلام اسکے علاوہ ہے جسمیں مرزا صاحب کی وفات مبہم کے الفاظ میں ظاہر کی گئی ہے۔ ان اصل الفاظ کا آج تک نہ ظاہر کرنا بین دلیل ہے۔ اس امر کی کہ یہ میعاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رویاء صادقہ سے چرائی گئی ہے۔ جسمیں "دو تین گھونٹ آب زندگی کا باقی رہنا دیکھا گیا تھا۔" تب ہی تو شریر پٹیالوی اصل الفاظ نہیں دکھلا سکا۔

بہرحال یہ ثابت شدہ صداقت ہے۔ کہ مرتد راجہ شاہی یہ ڈینگ اسوقت مارنے لگا۔ جبکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ کی جانب سے اسکے مرسل مسیح موعود کو پہلے اطلاع مل چکی کہ تیری وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے اور دو تین سال زندگی باقی رہ گئی ہے۔ جو کہ مقدر تھی۔ اور ستائیس تاریخ کو تو اس عالم فانی سے اوجھل ہو جائیگا اور علاوہ دیگر دلائل قویہ کے سب سے بڑی اقوی دلیل اس کے سرقہ کی یہ ہے۔ کہ مرتد مردود اصل الفاظ الہام کے نہیں بتا سکا۔ جنمیں اس کو یہ تین سال میعاد بتلائی گئی تھی۔ تا اس کا سچ معلوم ہو جاتا ؛

خدا سچے کا حامی ہو

مفتری مکار پٹیالوی نابکار کے اس مسروقہ الہام کے مقابلہ میں حضرت جری اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے ۶ر اگست ۱۹۰۶ء کو مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا جسمیں مرتد مذکور کی ۱۲ر جولائی سے تین سال تک میعاد وفات والی پیشگوئی اور اسکے جواب میں خدا تعالیٰ کے الفاظ میں اپنی پیشگوئی شائع کی۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے :-

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ اُنپر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

ربّ فرق بین صادق وکاذب
انت تریٰ کل مصلح وصادق ۲ صد

(اشتہار خدا سچے کا حامی ہو۔ مطبوعہ ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء)

اس پیشگوئی میں دو امر بتائے گئے ہیں۔ اوّل مرتد پٹیالوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا بلا قید وقت آسمانی عذاب میں مبتلا ہونا۔ دو کم صادق اور کاذب میں فرق دکھلایا جانا۔ اس تمام اشتہار میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس کا مفہوم یا منشا وہ ہو جو جاہل مستورہ نے اپنے اشتہار میں جس کا یہ جواب دیا جارہا ہے یہ لکھا ہے کہ :-

"مرزا صاحب نے کمال بے باکی کے ساتھ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ میں ۲۰ اگست ۱۹۰۶ء کو یہ مضمون شائع کیا کہ خود عبدالحکیم خاں میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائیگا ایسا کبھی نہ ہوگا۔ کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں۔" (اشتہار سہارنپوری)

یہ وہ بخار ہے۔ جس کو عبدالحکیم خان مسیح الدجال نے اور فتح محمد خان تراوڑی کے حقیقی کانے دجال نے اپنے رسالجات اعلان الحق کے صفحہ ۵ پر منہ سے نکال کر ڈالا ہے۔ اسی گندگی کو اندھے غول کے سرغنے دھارمچ والے سہارنپوری نے غنیمت جان کر نوش جان کر لیا۔ آہ! صد آہ! کہ ایسے بیہودہ لوگ اور جاہل مطلق دشمن دین و ایمان یہودی صفت حیوان قبکل انسان بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جو جھوٹ بولنے سے ذرا بھی نہیں شرماتے۔ اور نہ صرف زبانی جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ سفید پر سیاہ لکھ کر اپنا نامۂ اعمال بھی کالا کر لیتے ہیں۔ سن او سہارنپوری مجہول! تو نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور شکم سیر ہو کر جھوٹ بولا۔ تو نے یہ نہ جانا اور سمجھا کہ جن تحریروں کا حوالہ میں اشتہار میں دے رہا ہوں۔ وہ دنیا میں دوست دشمن سب کے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی نے اصلی اشتہار مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۶ء کو نکالکر پڑھا۔ اور انہیں یہ کہیں نہ لکھا پایا کہ :-

"خود عبدالحکیم خان میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائیگا۔ الخ

تو وہ تجھ پر ہزار لعنت نہ کریگا تو اور کیا کریگا۔ تف ہے تیری اس ایمانداری پر۔ اور حیف ہے تیری اس جاہلانہ ہوشیاری پر۔ کہ صرف اتنے پر رہنما مرتد پٹیالوی کے رسالہ کو دیکھ کر ہی جو اس میں لکھا پایا۔ وہی حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر دیا۔ اور ابھی کیا ہے۔ آگے چل دیکھ تو تیری کیسی دھجیاں خدا کے فضل سے اڑاتا ہوں

او خناس! بتا تو سہی کہ ۲۰ اگست ۱۹۰۶ء کے اشتہار میں کہاں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "عبدالحکیم خان میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائیگا" الخ کیا اسی دروغگوئی پر خدا کے پہلوان جری اللہ مسیح الزمان علیہ السلام کے خلاف اشتہار دینے پر آمادہ ہوا تھا لعنۃ اللہ علیک وعلیٰ من لدیک ؛

جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ عبدالحکیم کی یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے سرقہ کر کے انگلی کٹا شہیدوں میں ملنا چاہتا ہے۔ تو یہ بھی صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات مرتد کے اضغاث احلام کے مطابق نہیں ہوئی۔ بلکہ اپنی پیشگوئی اور خدا کے فرمودہ الہامات "قرب اجلک المقدر" "وقتِ تو نزدیک رسید" اور "تھوڑے دن رہ گئے ہیں" اور "دو تین گھونٹ آبِ زندگی باقی ہے۔ وغیرہ کے مطابق ہوئی۔ اور آپ راست باز نکلے۔ جیسا بتایا تھا۔ ویسا ہی واقعہ ہوا

مرتد کے سہارنپوری حامی یا خود مرتد کا دعویٰ لاف وگزاف سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ عبدالحکیم کی روسیاہی اور سہارنپوری کی بے حیائی کے ثبوت میں تو اسی قدر ثابت کر دینا کافی تھا کہ مرزا صاحب پٹیالوی ڈاکٹر کی پیشگوئی کے مطابق نہیں ہوئی بلکہ اپنی پیشگوئی کے موافق فوت ہوئے ہیں۔ لیکن ہم درد نگو کو اسکے گھر تک پہونچا کے چھوڑینگے انشاء اللہ اور اسپر اور بھی لکھتے ہیں۔ جس سے عبدالحکیم کا کاذب اور سہارنپوری کا اکذب ہونا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر نظر آجائے۔

سہ سالہ پیشگوئی منسوخ

مرتد پٹیالوی اور سہارنپوری مکذب کا یہ دعوے۔ کہ مرزا صاحب ۲۰ر جولائی ۱۹۰۸ء و ۱ر یکم جولائی ۱۹۰۹ء والی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں سب خاک میں مل جاتا ہے۔ جو فتح پٹیالوی مخبوط الحواس کا رسالہ اعلان الحق سامنے آجائے۔ خدا تعالیٰ نے صادق اور کاذب میں ایسا فرق کر کے دکھلایا ہے کہ ڈاکٹر مرتد اور اسکے ہوا خواہوں کے لئے ؎

نہ مر رہنے کی گنجایش نہ جینے کی جگہ باقی

رہی۔ ڈاکٹر مذکور نے جب مارچ ۱۹۰۸ء کے وہ الہام پڑھے۔ جو مسیح موعود کو ہوئے۔ اور ریویو جلد ۶ کے نمبر ۳ میں شائع ہو گئے۔ جو یہ ہیں کہ اے اہل بیت۔

(۱) "تم ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

(۲) "انکی نعش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"

تو کچھ ان الہامات کو پڑھ کر اور کچھ یہ سمجھکر کہ میعاد جو سہ سالہ میعاد کی پیشگوئی کی ہے۔ اس کا ماخذ تو وہ "دو تین گھونٹ آبِ زندگی" والا رؤیا رہا۔ جسکے مطابق تین سال تو اکتوبر ۱۹۰۸ء میں پورے ہو جاتے ہیں اور میری پیشگوئی کی میعاد اس سے آگے بڑھ جائیگی۔ جو ۲۰ر جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوگی۔ یہ بڑی غلطی لگی۔ کیونکہ مرزا صاحب نے تو مطابق الہامات الٰہیہ و رؤیا مذکورہ ڈھائی تین سال میں فوت ہو جانا ہے۔ اور یہ میعاد انکے رؤیا "آبِ زندگی" کے مطابق اکتوبر ۱۹۰۸ء میں پوری ہو جائیگی۔ اسلئے ایسی پیشگوئی بناؤ۔ جو اسکے لگ بھگ رہے۔ تاکوئی یہ بھی نہ کہے۔ کہ مرزا صاحب کے الہامات نے سر دھکر کے یہ پیشگوئی کی۔ لہذا اس کی درستی کرو۔ تاکہ عین اس رؤیا کے قریب قریب ہو جائے۔ آپ نے یہ حساب لگا کر سہ سالہ میعاد کو منسوخ قرار دے کر لکھ مارا کہ

"اللہ تعالیٰ نے (مرزا کی) شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے ۲۰ر جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دئے۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔

(اعلان الحق و اتمام الحجۃ ص ۷)

چلو فیصلہ شد۔ مرتد پٹیالوی نے سہ سالہ پیشگوئی جو ۲۰ر جولائی ۱۹۰۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوکی تھی۔ اس کی خود ہی تکذیب و تردید و تنسیخ کردی۔ اور اسکی بجائے یکم جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ کی میعاد کو اس کرکے اپنی روسیاہی کرلی۔ لہذا سارا میعاد والی پیشگوئی کا تو نام و نشان میٹ چکا۔ اس کا ذکر کرنا ہی مرتد اور مکذب کے لئے قابل شرم ہے۔ کیونکہ وہ منسوخ ہو چکی ہے اب تو چودہ ماہ والی پیشگوئی کا تنازعہ ہے۔ جسکی بابت آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ کہ جس سے مرتداؤ اسکے ہوا خواہ زندہ درگور ہو جائینگے۔ فانتظروا۔

انتظام سلسلہ متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا اعلان

تمام احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ضروریات سلسلہ کے پورا کرنے کے قادیان اور بیرونجات کے احباب سے مشورہ کرنے کے بعد میں نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ سلسلہ کے مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لئے چند ایسے افسران مقرر کئے جائیں۔ جن کا فرض ہو کہ وہ حسب موقعہ اپنے متعلقہ کاموں کو پورا کرتے رہیں۔ اور جماعت کی تمام ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہیں۔ فی الحال میں نے اس غرض کے لئے ایک ناظر اعلیٰ۔ ایک ناظر تالیف و اشاعت۔ ایک ناظر تعلیم و تربیت۔ ایک ناظر امور عامہ۔ اور ایک ناظر بیت المال مقرر کیا ہے۔ اور ان عہدوں پر سردست ان احباب کو مقرر کیا ہے۔ ناظر اعلیٰ مکرمی مولوی شیر علی صاحب۔ ناظر تالیف و اشاعت مکرمی مولوی شیر علی صاحب۔ ناظر تعلیم و تربیت مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ ناظر امور عامہ عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب۔ ناظر بیت المال۔ مکرمی ماسٹر عبد الغنی صاحب۔ ان کے علاوہ جماعت کی ضروریات افتاء اور قضاء کو مدنظر رکھ کر افتاء کے لئے مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ اور مکرمی حافظ روشن علی صاحب۔ اور قضاء کے لئے مکرمی قاضی امیر حسین صاحب۔ مکرمی مولوی فضل الدین صاحب اور مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب کو مقرر کیا ہے۔ آئندہ جو تغیرات ہونگے۔ ان سے وقتاً فوقتاً احباب کو اطلاع دیجاتی رہیگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب ان لوگوں کے کام میں پوری اعانت کرینگے۔ اور سلسلہ کی کسی خدمت سے دریغ نہ کرینگے۔ ابتدائی کام میں بعض ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے ان احباب کو ہیرونجات کے احباب کی بہت مدد کی ضرورت ہوگی۔ جسکے لئے ان کو بہت سا وقت خرچ کرنا ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اسکے قائم کردہ سلسلہ کے استحکام کے لئے مجھے یقین ہے۔ کہ سب احباب اس تکلیف کو خوشی سے برداشت کرینگے۔ اور ہر طرح ان کارکنوں کا ہاتھ بٹا کر ثواب کے مستحق ہونگے۔ اور انکی تحریرات کو میری ہی تحریرات سمجھیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ایک مجلس نائم مختلف صیغوں کے آفیسروں سے ترتیب دیگئی ہے۔ جو بارہ گھنٹہ کے نوٹس پر مجلس معتمدین کے حاضر الوقت ممبروں کے ساتھ امور متعلقہ انجمن کا فیصلہ کیا کریگی اور اسطرح اب آئندہ انفصال معاملات میں دیر نہ ہوا کریگی ؛

چند نایاب کتابیں

حمائل شریف معرا معہ لغات القرآن

یہ نایاب مسائل اعلیٰ کاغذ سفید موزون تقطیع پر ہے جو فیروز پور میں طبع ہوئی تھی۔ ہر ایک لفظ جدا جدا نہایت خوشخط ہے۔ سورتوں اور آیتوں کے نمبر ہر صفحہ پر دیئے گئے ہیں مالی صاف اور خوشنما ہے کہ بچے بھی آسانی سے پڑھ لیں اس کے ساتھ لغات القرآن ہے۔ جو بڑی ضخیم ہے۔ قرآن مجید کے تمام الفاظ کے معنے اس میں لکھ دئے ہیں۔ ابتدا میں سورتوں کی فہرست۔ آخر میں فہرست مضامین قرآن کریم لغات القرآن کے اول میں عربی گرامر کے وہ قاعدے لکھدئے ہیں۔ جو قرآن خوان کے لئے نہایت مفید اور آسان ہیں ہدیہ ہر دو غیر محصلہ صرف پانچ روپے (صرف)

تاریخ ہسپانیہ

یہ سلطنت اسلامیہ اسپین کی مستند تاریخ ہے۔ جسکو فرانسیسی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسمیں نقشہ جات عمارات وغیرہ بھی ہیں۔ اس کتاب کا وزن سوا سیر پختہ سے زیادہ ہے اور قریباً نو سو صفحات ہیں۔ کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی جلی چھپائی عمدہ۔ خط خوشنما۔ نایاب کتاب ہے۔ قیمت مجلد للہ

حکایات الصالحین

یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عربی ریاض الصالحین کا اردو ترجمہ ہے۔ جسمیں بزرگان دین اولیاء کرام رحمہم اللہ کے حالات دلچسپ نصیحت خیز درج ہیں۔ اس کتاب کو بیگم صاحبہ مرحومہ بھوپال نے طبع کرایا تھا۔ تقطیع کلاں ہے۔ صرف ایک جلد ہمارے پاس فروخت کے لئے ہاتھ لگی ہے۔ نہایت نایاب ہے۔ قیمت مجلد پانچ روپے (صرف)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ریویو براہین احمدیہ پر

ایک نسخہ برائے فروخت آیا ہے یہ وہ ریویو ہے۔ جس نے اور دنیا کے سامنے بعد تحریر ریویو مذکور مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ہو جانے پر شرمندہ کر دیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس ریویو کو جو حضور مسیح موعود کی صداقت کی دلیل دشمن کی قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ اپنی تصانیف میں بطور دلیل صداقت خود پیش کیا ہے۔ یہ نہایت ہی نایاب ہے۔ قیمت غالباً ... کے نام جو آخری فیصلہ کا خط حضور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا تھا۔ جسپر امرتسری ہمیشہ زور دیا کرتا ہے مگر نادم ہو جاتا ہے اس اصل خط کا عکس چھپوا دیا گیا ہے احمدی احباب اسکو منگا کر پڑھیں۔ صرف ... کے ٹکٹ آنے پر ایک عکس بھیج دیا جائے گا۔ ایک روپیہ کے بیس ... گے